



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حافظ سیٹ الرحمن بٹ خریداری نمبر 5393 لکھتے ہیں کہ تشہد میں انگشت شہادت کو حرکت دینا چاہیے یا نہیں؟ اگر دینا چاہیے تو کب اور کیسے ہو؟ اس مسئلے کے متعلق تفصیل سے روشنی ڈالیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

دوران نماز، تشہد کی حالت میں انگشت شہادت کو حرکت دینا نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام کا طریقہ مبارک ہے، چنانچہ امام حمیدی نے ایک آدمی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ (اس نے شام کے کسی گرجا میں انبیاء علیہم السلام کے مجسموں کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے اور اپنی انگشت شہادت کو اٹھائے ہوئے تھے۔ (مسند حمیدی: ص 183 حدیث نمبر 648)

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بھی اس سنت کو زندہ رکھا بلکہ اگر کسی سے اس سلسلے میں کوئی بات ہو جاتی تو یہ حضرات اس کا مواخذہ کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ: ج 2/ ص 368)

لیکن افسوس کہ ہمارے ہاں اس سنت کو باہمی اختلاف کی نذر کر دیا گیا۔ اس اختلاف کی بدترین صورت یہ ہے کہ اس سنت کو صحت نماز کے منافی قرار دیا گیا، چنانچہ خلاصہ کیدانی احناف کے ہاں ایک معروف کتاب ہے جس کے متعلق سرورق پر لکھا ہے۔

اگر طریق صلوۃ کہہ دانی اگر نخوانی خلاصہ کیدانی

اگر تو نے خلاصہ کیدانی نہ پڑھا تو نماز کے طریقہ کے متعلق تجھے کچھ پتہ نہیں ہوگا۔ اس کتاب کا پانچواں باب "محرمات" کے متعلق ہے اس میں ان چیزوں کی نشان دہی کی گئی ہے جس کا ارتکاب دوران نماز حرام اور ناجائز (ہے بلکہ ان کے عمل میں لانے سے نماز باطل قرار پاتی ہے، ان میں سرفہرست آواز بلند آئین اور رفع الیدین کو بیان کیا گیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت بایں الفاظ کی ہے: الاشارة بالسبا بکامل الحدیث (خلاصہ کیدانی: ص 11)

سباہ انگلی کے ساتھ اشارہ کرنا یسا کہ اہل حدیث کرتے ہیں، یعنی یہ عمل ان کے ہاں نماز کو باطل کر دیتا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ مذکورہ بالا عربی عبارت کا فارسی زبان میں بایں الفاظ ترجمہ کیا ہے: "اشارہ کر دینا انگشت شہادت مانند قصہ خوانی" اس عبارت میں الحدیث کا ترجمہ "قصہ خوانی" کیا گیا ہے گویا اہل حدیث محض داستان گو اور قصہ خوان ہیں۔ مصنف خلاصہ کی اس ناروا جسارت کے پیش نظر احناف کے معروف فقیہ اور عالم دین ملا علی قاری نے اسے آڑے ہاتھوں لیا، لکھتے ہیں کہ مصنف نے بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کیا جس کی وجہ قواعد اصول اور مراتب فروغ سے ناواقفیت ہے اگر اس کے متعلق حسن ظن سے کام نہ لیں اور اس کے کلام کی تاویل نہ کریں تو اس کا کفر واضح اور اذہار صریح ہے۔ کیا کسی مسلمان کے لئے جائز ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ثابت شدہ سنت کو حرام کہے اور ایسی چیز سے منع کرے جس پر عامۃ العلماء پشت در پشت عمل کرتے چلے آتے ہیں۔ (تزیین العبارة لتسہیل الاشارة: ص 67)

بہر حال دوران تشہد انگشت شہادت کو حرکت دینا مصنف خلاصہ کیدانی کے نزدیک "ناکم بدہن" ایک ناجائز حرکت ہے جس سے نماز باطل ہوتی ہے۔ نفوذ باللہ من ہفوات القلم والضم۔ جب کہ تشہد کی انگلی اٹھانا بڑی (بابرکت اور عظمت والی سنت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "کہ تشہد میں انگلی اٹھانا شیطان کے لئے دیکھتے دیکھتے لوہے سے زیادہ ضرب کاری کا باعث ہے۔" (مسند امام احمد: 3/ ص 119)

حضرت امام حمیدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب نماز اپنی انگشت شہادت کو حرکت دیتا ہے تو شیطان سے دور رہتا ہے، اس وجہ سے نمازی گونا گویا وسوس اور نماز کے منافی سوچ و پکار سے محفوظ رہتا ہے کیوں کہ انگشت شہادت کا براہ راست دل سے تعلق ہے، اس کے حرکت کرنے سے دل بھی رکا رہتا ہے یسا کہ حدیث بالا میں اس کا اشارہ موجود ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دوران نماز، شیطان کو لپٹنے سے (دور رکھنے کے لئے انگشت شہادت کی یہ حرکت بہت کارگر ہے۔ (مسند ابی یعلیٰ: ص 275/27)

(ایک روایت میں ہے کہ شیطان اس سے بہت پریشان ہوتا ہے۔ (سنن بیہقی: ص 132/27)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اس کی ترغیب بایں الفاظ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز (کے قعدہ) میں بیٹھتے تو لپٹنے دونوں ہاتھ لپٹنے دونوں گھٹنوں پر رکھتے اور لپٹنے دائیں ہاتھ کی وہ انگلی اٹھالیتے جو انگوٹھے (سے متصل ہے، پھر اس کے ساتھ دعا مانگتے۔ (صحیح مسلم: الساجد 580)

جو حضرات اس اشارہ اور حرکت کے قائل ہیں ان میں سے بعض کا موقف یہ ہے کہ تشہد میں "اشہدان لا الہ الا اللہ" کہتے وقت انگشت شہادت اٹھائی جائے۔ اور جب یہ شہادت توحید ختم ہو جائے تو اپنی انگلی کو نیچے کر لیا جائے، ان کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث ہے۔

(حضرت خفاف بن ایمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد کے لئے بیٹھتے تو انگلی سے اشارہ کرتے جس سے آپ کی مراد توحید ہوتی۔ (بیہقی: ج 2/ ص 133)

علامہ صنغانی لکھتے ہیں کہ دوران تشہد اشارے کا مقام لا الہ الا اللہ کہتے وقت ہے۔ کیوں کہ امام بیہقی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مبارک نقل فرمایا ہے اور بتایا ہے کہ اس اشارہ سے مراد توحید و اخلاص ہے۔ (سبل السلام: ج 1 ص 319)

لیکن اس حدیث میں کسی قسم کی صراحت نہیں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا الہ الا اللہ کہنے پر اشارہ کرتے تھے، پھر یہ حدیث معیار محدثین پر پوری بھی نہیں اترتی۔ اس لئے محل اشارہ کی تعیین کے لئے کوئی صریح اور صحیح حدیث مروی نہیں ہے بلکہ بظاہر احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شروع تشہد سے انگلی اٹھانا چاہیے اور سلام پھیرنے تک اسے حرکت دیتے رہنا چاہیے، چنانچہ حضرت وائل بن حجر رحمۃ اللہ علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ عمل مبارک (بائیں الفاظ بیان کرتے ہیں) ہم نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انگلی ہلا رہے تھے اور اس کے ساتھ دعا کر رہے تھے۔ (البوداؤد: الصلاة: 727)

علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں انکشت شہادت کے متعلق مننون طریقہ بیان ہوا کہ اس کا اشارہ اور حرکت سلام تک جاری رہے کیوں کہ دعا سلام سے متصل (ہے)۔ (صفۃ الصلاة: 158)

(برصغیر کے نامور محدثین کا بھی یہی موقف ہے کہ انکشت شہادت کی حرکت شروع تشہد سے آخر تشہد تک جاری رہنی چاہیے۔ (عون المعبود: ج 1 ص 374، تحفۃ الاحوذی: ج 1 ص 241، مرعاۃ المفاتیح: ج 2 ص 468)

(بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد اپنی انگلی کو حرکت نہیں دیتے تھے۔ (البوداؤد: الصلوۃ: 989)

لیکن عدم حرکت کا یہ اضافہ شاذ ہے کیوں کہ مذکورہ روایت محمد بن عجلان کی بیان کردہ ہے جو منہم فہم راوی ہے، اس کے بیان کرنے والے خالد الاحمر، عمرو بن دینار، یحییٰ اور زیاد چار راوی ہیں۔ مذکورہ اضافہ بیان کرنے والے صرف زیاد ہیں جو باقی رواۃ کی مخالفت کرتے ہیں۔ اگر ثقہ راوی، دوسرے ثقات کی مخالفت کرے تو اس کی بیان کردہ روایت کو شاذ قرار دیا جاتا ہے، علامہ البانی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کی صراحت کی ہے۔ (تمام المنہ: ص 158)

محمد بن عجلان کے علاوہ حضرت عامر بن عبد اللہ سے جب دیگر ثقہ راوی بیان کرتے ہیں تو وہ اس اضافہ کو نقل نہیں کرتے، پھر اس اضافہ کے شاذ اور ناقابل حجت ہونے کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ (نے ابن عجلان سے اس روایت کو مذکورہ حدیث کے بغیر ہی بیان کیا ہے۔ (صحیح مسلم: الساجد: 579)

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ اضافہ والی روایت نافی ہے اور جن روایات میں اشارہ کا ذکر ہے وہ مثبت ہیں اور محدثین کے بیان کردہ اصول کے مطابق مثبت روایت، نافی پر مقدم ہوتی ہے۔ (زاد المعاد: ج 1 ص 238)

مختصر یہ ہے کہ تشہد بیٹھتے ہی انکشت شہادت کو اٹھا کر اسے مسلسل ہلاتے رہنا چاہیے اور اس عمل کے منافی جو روایات ہیں وہ شاذ، منکر اور ناقابل حجت ہیں، اب ہم تشہد بیٹھتے وقت دائیں ہاتھ اور اس کی انگلیوں کی کیفیت بیان کرتے ہیں، محدثین کرام رضی اللہ عنہم نے اسے تین طرح سے بیان کیا ہے جو حسب ذیل ہے۔

دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں کو بند کر لیا جائے، پھر انگوٹھے کو انکشت شہادت کی جڑ میں رکھ کر انکشت شہادت سے اشارہ حرکت ہو۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تشہد بیٹھتے تو اپنا بائیں ہاتھ ہاتھیں گھٹنے پر رکھتے (اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور تین کی گرہ لگاتے، پھر انکشت شہادت سے اشارہ کرتے۔ (صحیح مسلم: الساجد: 580)

عرب کے ہاں ایک معروف طریقہ ہے کہ تینوں کا عدد بتانے کے لئے پہلی تین انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کو انکشت شہادت کی جڑ میں رکھ دیتے، حدیث میں تین کی گرہ لگانے کا یہی مطلب ہے، تمام انگلیوں کو بند کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر لکھا جائے اور انکشت شہادت سے اشارہ کیا جائے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوران تشہد اپنے دائیں ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر لیتے، پھر انگوٹھے کے ساتھ متصل انگلی سے اشارہ کرتے۔ (صحیح مسلم: الساجد: 58)

(ایک روایت میں مزید وضاحت ہے کہ انہی انکشت شہادت سے اشارہ کر کے انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھ لیتے۔ (صحیح مسلم: الساجد: 579)

پہلی دو انگلیوں کو بند کر لیا جائے، پھر درمیانی انگلی اور انگوٹھے سے حلقہ بنا کر انکشت شہادت سے اشارہ کیا جائے۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کو بند فرمایا، پھر (درمیانی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انکشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ (البوداؤد: الصلوۃ: 726)

اور تین صورتوں کو گاہے بگاہے کرتے رہنا چاہیے، اب ہم اس کا فلسفہ بیان کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں محمد صادق سیالکوٹی مرحوم کے الفاظ مستعار لیتے ہیں، مولانا فرماتے ہیں کہ جب انگلی کو کھڑا کر کے اس نے توحید کی گواہی دی کہ اللہ ایک ہے، پھر جب انگلی کو بار بار ہلاتا شروع کیا تو اس نے بار بار ایک ایک ہونے کا اعلان کیا، مثلاً دوران تشہد اگر انگلی کو سات بار ہلایا تو اتنی ہی مرتبہ انگلی نے توحید کا اعلان کیا، گویا انگلی کھڑی ہوئی اور بول بول کر ایک اللہ، ایک اللہ کہتی رہی اور نمازی کے کیف کا یہ عالم ہو کہ نظر انگلی کے رفع اور حرکت پر اور داغ و حدانیت کو صلوة آبشار دل پر گرائے اور قلب عطشاں پر آب حیات پیا جائے۔ (صلوة الرسول) حاصل کلام یہ ہے کہ انکشت شہادت کو دوران تشہد حرکت دینا چاہیے اور حرکت سلام پھیرنے تک برقرار رہے، حرکت نہ دینے کے متعلق جو روایات ہیں شاذ اور ناقابل حجت ہیں، نیز نمازی کی نظر دوران حرکت انگلی اور اس کے اشارہ پر مرکوز ہو اور اس سے تجاوز نہ کرے، اس کا فائدہ یہ ہے کہ نمازی داخلی انتشار اور خارجی خیالات سے محفوظ رہتا ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

